فاضل مصنف نے بے شک اپنے اس نقطۂ نظر کی وضاحت فرمائی ہے اور اس امر کی صراحت کر دی ہے کہ "ولی ہزار مجاہدہ و مراقبہ کرے جب بھی نبی یا رسول ہرگز نہیں ہو سکتا" مگر اس کے باوجود وہ اس بات کے قائل ہیں کہ "ان دونوں میں فرق درجہ و مرتبہ کا ہو گا" (ص۳۴)

ہمارے نزدیک یہ صورت صحیح نہیں۔ ایک صوفی کے علوم کا سرچشمہ اس کا قلب ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی قلبی واردات اور اس کی داخلی کیفیات، اس کے معارف کا منبع اور مخزن ہیں لیکن نبی کی تعلیمات اس کی قلبی کیفیات کی شارح اور ترجمان نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ خارج سے علوم و معارف اس کے قلب پر القا کرتا ہے۔ اس کی تعلیمات نہ تو ایک فلسفی کی طرح اس کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہوتی ہیں اور نہ ہی ایک صوفی کی طرح اس کے قلبی تاثرات کا اظہار ہوتی ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر نبی کی تعلیمات میں وہ معروضیت (OBJECTIVITY) پیدا نہیں ہو سکتی جیسے مولانا نے خود تسلیم کیا ہے۔

اس ضمن میں ایک دوسری گزارش یہ ہے کہ فاضل مصنف سے یہ حقیقت کسی طرح بھی اوجھل نہیں کہ امام غزالی نے اپنے سارے علم و فضل کے باوجود حدیث کے نقل کرنے کے معاملے میں اُس احتیاط کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھا جس کی اس باب میں ضرورت ہے اس لیے ضروری تھا کہ وہ احادیث کے حوالہ جات پوری صراحت کے ساتھ درج کرتے۔ یہ ایک بڑی علمی خدمت ہوتی۔

ہمیں اُمید ہے کہ فاضل مصنف طبع دوم کے وقت ہماری ان گزارشات کو نگاہ میں رکھیں گے۔

یہ کتاب اپنی موجودہ صورت میں بھی بڑی مفید اور کارآمد ہے اور اس بنا پر ہم دین سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

اسلام اور مغرب بزبان انگریزی | تالیف: محترمہ مریم جمیلہ صاحبہ۔ شائع کردہ: شیخ محمد اشرف صاحب کشمیری بازار، لاہور، مغربی پاکستان۔ قیمت: سوا پانچ روپے۔ صفحات: ۱۲۹

اس کتاب کی مصنفہ اُن چند خوش نصیب خواتین میں سے ہیں جو مغرب میں پیدا ہوئیں مغربی